حج کیسے کریں؟

۸رذی الحجہ کا دن:

- ۸رذی الحجہ سے ۱۳رذی الحجہ حج کے ایام ہیں۔ان ہی دنوں میں اسلام کا اہم رُکن حج مکمل ہوتا ہے۔
- نیا انگریزی دن یا تاریخ رات کے ۱۲ر بجے سے شروع ہوتا ہے۔مگر اسلامی دن یا تاریخ سورج ڈوبتے ہی شروع ہوجاتا ہے۔اس لئے ۷رذی الحجہ گذر کر جو شام ہوگی وہ ۸رذی الحجہ کی رات ہوگی، یعنی حج کے ایام شروع ہوجائیں گے۔
- ۷رذی الحجہ کے دن ہی اچھی طرح صاف ہوجائیں۔ناخن تراش لیں۔ مونچھیں چھوٹی کروالیں۔ ناپاک بال صاف کرلیں۔سُنّت کے مطابق احرام کی نیت سے غسل کرلیں تو افضل ہے، ورنہ وضوبھی کر سکتے ہیں۔اگر پسینہ میں بدبو کی شکایت ہے تو خوشبو لگالیں۔مگر اتنی کم لگائیں کہ احرام کی چادر پر عطر کا داغ نہ لگے۔اس کے بعد احرام کی چادر پہن لیں۔ (احرام پہننے کے پہلے خوشبو لگانا سُنّت ہے اور بعد میں منع ہے۔)
- اگر آپ کے پاس وقت ہے تو احرام پہن کر حرم شریف تشریف لے جائیں۔اور اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو طوافِ تحیہ کریں۔ (یہ طواف فرض یا واجب نہیں ہے۔اسی طواف میں اضطباع اور رمل بھی نہیں ہے۔)

نفل طواف کر کے سر ڈھانک کر دو رکعت واجب الطواف پڑھیں۔اگر بھیڑ ہو یا کمزوری کی وجہ سے نفل طواف کرنے کا ارادہ نہ ہو تو مکروہ وقت کی نگرانی کر کے اوّل دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھیں، اس کے بعد سر کھول کر احرام کی (حج کی) نیت کرلیں۔اور تلبیہ پڑھیں۔

- اگر آپ کے ساتھ کمزور، ضعیف اور عورتیں ہیں اور دسویں ذی الحجہ "یوم النحر" کے دن طواف زیارت میں صفا مروہ کی سعی کرنے میں زیادہ بھیڑ کے خیال سے پہلے ہی ۸رذی الحجہ کو سعی کرلینا چاہتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔

ایسی صورت میں احرام پہن کر طواف کریں۔طواف کے پہلے اضطباع کریں اور طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں۔ پھر طواف کے ساتوں چکّر کے بعد دو رکعت طوافِ واجب ادا کریں۔اس کے بعد صفا مروہ کی سعی کریں۔ سعی کے بعد بال نہ تراشیں نہ سر مُنڈائیں۔ پھر منیٰ روانہ ہوجائیں۔ پھر طوافِ زیارت میں آپ کو طواف کرنا کافی ہوگا، سعی کی ضرورت نہ ہوگی۔

(نوٹ: احرام کی چادر پہننے کے پہلے یا بعد میں اور عمرہ اور حج کی نیت کرنے کے پہلے یا بعد میں دو رکعت نفل نماز پڑھنا یا نفل طواف کرنا واجب یا فرض نہیں ہے۔)

- سورج نکلنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہونا سُنّت ہے۔مگر لوگوں کی بھیڑ کہ وجہ سے معلم حاجیوں کو رات ہی سے منیٰ لے جانا شروع کردیتے ہیں۔اگر وہ آپ کو رات ہی کو لے جانا چاہیں تو آپ کو ان کے ساتھ چلے جانا چاہئے۔اس میں آپ کے لئے آسانی ہے۔
- اپنے معلم سے آپ بس کی روانگی کا وقت پتہ کرلیں اور وقت اجازت دے تو احرام پہن کر حرم شریف جائیں۔اگر وقت اجازت نہ دے تو اپنے کمرہ میں ہی احرام پہن کر دو رکعت نفل نماز پڑھ کر حج کی نیت کریں اور تلبیہ پڑلیں۔تلبیہ پڑھتے ہی آپ پر احرام کی تمام پابندیاں لازم ہوجائیں گی۔
- نیت اس طرح کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنّی اُرِیْدُالحجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقبّلْہُ مِنّی

ترجمہ: یااللہ میں آپکی رضا حاصل کرنے کے لئے حج کی نیت کررہا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرمایئے اور قبول فرمایئے۔

نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں میرے مولیٰ آپکے حضور حاضر ہوں۔

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں آپکا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ

ساری حمد و ستائش کے آپ ہی سزاوار ہیں۔اور ساری نعمتیں آپ ہی کی ہیں اور ساری کائنات میں حکومت بھی آپ ہی کی ہے۔

لَا شَرِیْکَ لَکَ............ آپکا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ ایک بار پڑھنا فرض ہے اور تین بار پڑھنا سنت ہے۔تلبیہ پڑھتے ہی آپ مُحرِم ہوگئے اور احرام کی ساری پابندیاں آپ پر لازم ہوگئیں۔

- مکہ مکرمہ سے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے آپ اپنا منیٰ کے لئے شناختی کارڈ، خیمہ کا پتہ اور ہوسکے تو منیٰ کا نقشہ بھی معلّم سے لے لیں، اور معلم کی بس سے منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیں۔
- حج کی کوئی کتاب ساتھ رکھیں اور ایک بار "احرام کی حالت میں ممنوع کام" کو سرسری نظر سے پڑھیں۔منیٰ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ بندہ دنیا سے کٹ کر یکسو ہوکر خدا کی عبادت میں دن رات گذارے۔مگر لوگ اس منیٰ کے قیام اور یکسوئی کا استعمال دوسری طرح سے کرتے ہیں۔ان کا سارا وقت بحث مباحثہ، گپ شپ اور تفریح میں گذرتا ہے۔اس لئے آپ کتابیں، تسبیح وغیرہ ساتھ رکھیں تاکہ خدا کی عبادت اور علم حاصل کرنے میں آپ کے وقت کا بہترین استعمال ہو۔
- منیٰ میں آپ کو خرید کر کھانا کھانا ہے، قربانی کرنی ہے اور ہوسکتا ہے ٹیکسی سے منیٰ سے عرفات کا سفر کرنا پڑے۔اس لئے بس اتنی رقم ساتھ لے لیجئے کہ ضرورت پوری ہوجائے۔ ساری رقم ساتھ لے کر منیٰ اور عرفات کا سفر کرنا صحیح نہیں ہے۔ بقیہ رقم کو معلم یا مدرسہ صولتیہ میں جمع کراکر رسید لے لیں۔
- اگر آپ نے ۸رذی الحجہ کے پہلے خود قربان گاہ جاکر قربانی کے بارے میں معلومات حاصل کرلی ہے تو پھر ۱۰رذی الحجہ کو خود جانور خرید کر قربانی کرسکتے ہیں۔اور اگر آپ نے حج کے ایام سے پہلے معلومات حاصل نہیں کی ہیں تو پھر مدرسہ صولتیہ سے یا بینک کے ذریعے ہی قربانی کیجئے۔ ورنہ آپ پریشان ہوجائیں گے۔اس لئے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے کسی ایک جگہ پر قربانی کا پیسہ جمع کرادیں۔
- اگر مدرسہ صولتیہ میں آپ پیسہ جمع کراتے ہیں تو ان سے وقت بھی معلوم کرلیں کہ کس وقت وہ آپ کے لئے قربانی کریں گے۔ اسی وقت کے مطابق پھر آپ کو سر مُنڈانا آسان ہوگا۔ حنفی مسلک کے مطابق ارکان کی ترتیب لازمی ہے۔یعنی پہلے رمی جمار پھر قربانی پھر قصر پھر طواف۔ اگر ارکان آگے پیچھے ہوگئے تو دَم لازم ہوگا۔
- مکہ مکرمہ سے منیٰ کو روانگی کے وقت کھانا کھانے کی پلیٹ، گلاس، احرام کی فاضل چادریں، شال، ہوائی تکیہ، مسواک، آپ کی دوائیں اور ضروری سامان ساتھ لے لیں۔
- منیٰ میں خیمہ میں قالین بچھا ہوا ہوگا۔اس لئے بستر کی ضرورت نہیں ہے۔کھانا خرید کر کھانا ہے۔ٹوائیلیٹ کا اچھا انتظام ہے اس لئے بالٹی وغیرہ کی ضرورت نہیں۔اس لئے آپ جتنا کم سامان لے کر سفر کریں گے اتنی آسانی میں رہیں گے۔

- منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنا سارا قیمتی سامان اپنے بیگ میں لاک کردیں اور بہت کم اور ضروری سامان لے کر ہی منیٰ کو روانہ ہوں۔ اپنا پہچان کارڈ اور کلائی بند بھی اپنے ساتھ رکھیں۔

- تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کو روانہ ہوں۔ منیٰ میں خیمہ میں پہنچ کر مردوں کو جمع کریں اور صلاح ومشورہ سے خیمہ کے درمیان کا پردہ گرا کر عورتوں کو ایک طرف کردیں اور مرد ایک طرف ہوجائیں اور ہر ایک آرام سے سونے کی جگہ انصاف سے آپس میں بانٹ لیں۔

- اگر خیمہ دور ہو تو مسجد خیف تک پانچوں نمازوں کے لئے آنا جانا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے خیمہ میں دو امام اور دو مؤذن مقرر کرلیں۔ (دو اس لئے مقرر کریں کہ اگر ایک غیر حاضر ہو تو دوسرا نماز پڑھا سکے۔)

- منیٰ میں ۸/ذی الحجہ کے دن، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ذی الحجہ کی فجر پڑھنا سُنّت ہے۔ اب منیٰ اور مزدلفہ، مکہ مکرمہ شہر میں داخل ہیں۔ اس لئے حج کے ایام کو ملا کر اگر کسی کا کل قیام ۱۵/دنوں سے زیادہ ہوگا تو وہ مقامی ہوگا اور اسے پوری نمازیں پڑھنی ہوں گی۔ اس طرح اب زیادہ تر لوگ مقامی ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے امام کو مقامی حضرات میں سے منتخب کرلیں تاکہ مقامی حضرات کو نمازیں پڑھنے میں آسانی ہو۔

- اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ''اور (قیامِ منیٰ کے) دنوں میں (جو) گنتی کے (چند دن ہی ہیں) خدا کو یاد کرو۔'' (سورۂ بقرہ)

اس لئے منیٰ کے قیام میں پوری کوشش کریں کہ آپ کا سارا وقت خدا کی عبادت میں گذرے۔ حج کی نیت کرنے سے لے کر بڑے شیطان کو کنکر مارنے تک حاجی کے لئے سب سے افضل تسبیح تلبیہ کہنا ہے اس لئے کثرت سے اس کا ورد کریں۔

- حرم شریف کی حدود میں ۱۵/مقامات دعا کی قبولیت کے ہیں۔ اس لئے ان مقامات پر خصوصی طور پر دیر تک دعائیں مانگیں:

(۱) مطاف (جہاں طواف کیا جاتا ہے)، (۲) ملتزم (خانہ کعبہ کی چوکھٹ)، (۳) میزاب رحمت کے نیچے (خانہ کعبہ کی چھت کا پرنالہ)، (۴) حطیم، (۵) خانہ کعبہ کے اندر، (۶) زم زم کے کنویں کے قریب، (۷) مقامِ ابراہیم کے پیچھے، (۸) صفا، (۹) مروہ، (۱۰) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جگہ خصوصاً دونوں سبز ستونوں کے درمیان، (۱۱) عرفات، (۱۲) مزدلفہ، (۱۳) منیٰ میں چھوٹے اور درمیانی شیطان کے نزدیک، (۱۴) حجر اسود اور رُکن یمانی کے درمیان، (۱۵) حجر اسود کے قریب

۹/ذی الحجہ کا دن:

- نبی کریم ﷺ نے ۹/ذی الحجہ کو منیٰ ہی میں فجر کی نماز ادا فرمایا تھا۔ اور طلوعِ آفتاب کے بعد عرفات کی طرف کوچ کیا تھا۔ مگر موجودہ زمانے میں چونکہ تیں لاکھ سے بھی زیادہ لوگ حج کے ارکان ایک ساتھ ادا کرتے ہیں اس لئے لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے حج کے ارکان ادا کرتے وقت کئی مسائل پیدا ہوجاتے ہیں اور حاجیوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حاجیوں کی آسانی اور بھیڑ کو کم کرنے کے لئے، اب معلّم ۹/ذی الحجہ کی رات کو ہی حاجیوں کو بس سے عرفات لے جاتے ہیں۔

کسی مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے۔ معلم کا رات ہی میں حاجیوں کو عرفات میں لے جانے کا مقصد صرف حاجیوں کو اس تکلیف سے بچانا ہے۔ اس لئے سُنّت کے مطابق نہ ہونے کے باوجود بھی یہ جائز ہے اور صبح کے پہلے حاجیوں کا عرفات پہنچنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ صبح کے وقت افراتفری کا ماحول ہوگا۔ صبح کو بس چھوٹ گئی تو پھر گیارہ یا بارہ بجے دوسری بس ملے گی اور اگر نہیں ملی تو تنہا عرفات جانا، معلم کے خیمہ سے دور رہنے، کھانے و پینے کا خود انتظام کرنا وغیرہ کافی مشکل کام ہے۔ اس لئے کوشش کرکے معلم کی بس سے ہی عرفات پہنچئے۔ معلم آپ کو اپنے خیمہ میں ٹھہرائے گا۔ عرفات کے خیمے منیٰ کے خیموں کی طرح بہترین تو نہیں ہوتے مگر زمین پر ایک دری اور سر پر ایک چادر ضرور ہوتی ہے۔ یہاں آپ اپنے خیمہ کے لوگوں کے ساتھ جماعت بنا کر نماز پڑھ سکتے ہیں، تھوڑی دیر لیٹ کر آرام کرسکتے ہیں۔ دوپہر کا کھانا معلم کی طرف سے ہوگا اس لئے آپ اطمینان سے صرف عبادت پر توجہ دے سکتے ہیں۔ خیمہ کے قریب غسل خانے اور ٹوائیلیٹ بھی ضرور ہوتے ہیں اس لئے آپ کو ضروریات سے فارغ ہونے میں آسانی ہوگی۔ واپسی کے لئے بس بھی خیمہ کے پاس سے ہی روانہ ہوگی۔

وقوفِ عرفہ:

- حضور ﷺ نے فرمایا: ''حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے۔'' (جامع ترمذی، حدیث ۸۸۹)۔ تو یہی عرفات کا قیام اور اس میں کی جانے والی عبادت ہی اصل حج ہے۔ اپنے حج کو مبرور بنانے کے لئے ان قیمتی لمحات کو غنیمت جانئے اور دل کی گہرائیوں سے اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت کیجئے۔

- نبی کریم ﷺ نے زوال کے بعد خطبہ دیا تھا اور ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں سے قصر کرکے ادا فرمائی تھیں۔ اور اس کے بعد غروبِ آفتاب تک خدا کے حضور میں کھڑے ہوکر دعا وزاری میں مصروف رہے۔

ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طرح عبادت کرسکیں مگر جتنا ممکن ہو نماز کے بعد قبلہ رُخ ہوکر رو رو کر اپنے رحیم وکریم رب سے دعائیں اور گریہ وزاری کرنی چاہئے۔

- حضور ﷺ، حج کے ایام میں مسافر تھے اس لئے آپ قصر نماز ادا کرتے تھے۔ مسجدِ حرم میں آپ مقامی لوگوں کو پوری نمازیں پڑھنے کی تلقین کرتے مگر عرفات میں جب مقامی لوگوں نے مقامی ہونے کے باوجود قصر پڑھا تو آپ نے منع نہیں کیا۔ اس لئے اگر آپ مسجد نمرہ میں ہوں تو امام کے پیچھے قصر کرکے ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھ لیں۔ مگر آپ مسجد سے دور اپنے خیمہ میں ہیں اور آپ مقامی ہیں (قصر لازم نہیں ہے) تو پھر حنفی وقت کے مطابق ظہر کے وقت اذان دے کر جماعت سے پوری ظہر پڑھیں اور عصر کے وقت اذان دے کر جماعت سے پوری عصر پڑھیں۔

- وقوفِ عرفات کا وقت عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے وقت سے شروع ہوجاتا ہے۔ نماز سے فارغ ہوکر وقوفِ عرفہ میں مصروف ہوجائیں۔ ممکن ہو سکے تو قبلہ رُخ کھڑے ہوکر مغرب تک وقوف کریں۔ اور اگر پورے وقت کھڑے رہنا ممکن نہ ہو تو بیٹھنا اور لیٹنا بھی جائز ہے۔

- یہ وقت دعاؤں، مناجات، توبہ واستغفار کی قبولیت کا ہے۔ ایسا محترم وقت اور ایسی مقدس جگہ بس خوش نصیبی سے ملتی ہے۔ پتہ نہیں زندگی میں دوبارہ اس بارگاہِ رحمت میں حاضری کا موقع نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ اس لئے ہر لمحہ کو غنیمت جانئے اور ہر دعا کو دل سے مانگئے۔

- خدا کے پیغمبر معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سارے گناہوں سے بچائے رکھتا ہے۔ نبیؐ کریم ﷺ نے عرفات میں ظہر سے غروبِ آفتاب تک رو رو کر جو دعائیں مانگیں، اس میں زیادہ حصہ اس اُمتِ مسلمہ کے لئے تھا۔ اس شفیق نبیؐ پر اگر ہم درود نہ بھیجیں تو کیسی احسان فراموشی ہوگی اس لئے حضور ﷺ پر بے انتہاء درود بھیجیں۔

- حضور پاکؐ اور ان سے پہلے جتنے انبیاء گذرے ہیں انہوں نے چوتھے کلمے کو دعا کا درجہ دیا اور کثرت سے اسی کا ورد کیا۔ اس لئے وقوفِ عرفہ میں ۱۰۰/بار اس کلمہ کا ضرور ورد کریں۔

- عصر کا وقت خاص دعا کی قبولیت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے آپ کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور آپ کے دل کی ہر دھڑکن کو سُن رہا ہے۔ اپنے لئے دعائیں مانگیں، اپنی اولاد کے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، اپنے ملک کے لئے اور اس امتِ مسلمہ کے لئے۔ ہر ایک کے لئے نہایت عجز انکساری کے ساتھ دعائیں مانگیں۔

- ہم نے مکہ مکرمہ سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات بس سے سفر کرنے کی صلاح اس لئے دی تھی کہ دونوں جگہ خود سے معلم کا خیمہ ڈھونڈنا ایک مشکل کام ہے اور عرفات پیدل نہ جانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ دن بھر کی عبادت کے لئے آپ تر وتازہ رہیں۔ مگر وقوفِ عرفہ کے بعد اب بس سے سفر